Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱/۔

یوم یک شنبہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

جلد ۹/۴۴ | ۴ تبوک ۱۳۳۴ھ - ۴ ستمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۰۹

اخبار ربوہ

— ربوہ ۳ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کل شام اور آج رات اچھی نہیں رہی۔ اعصابی بے چینی اور گھبراہٹ رہی۔ آج صبح نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

— بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی تاحال بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

ملک کی فوری ضرورت نیا دستور نہیں بلکہ آزادانہ انتخابات ہیں

پاکستان کشمیر کے متعلق اپنے حق سے کبھی دستبردار نہیں ہوگا (سہروردی)

کراچی ۲ ستمبر۔ عوامی لیگ کے راہ نما مسٹر سہروردی نے کل ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو سے اپیل کی۔ کہ وہ کشمیر کے متعلق اپنے وعدوں پر قائم رہیں۔ آپ نے کہا کشمیر بہرحال پاکستان کا ہے۔ وہ اپنے اس حق سے کبھی دست بردار نہیں ہوگا۔ اور بالآخر کشمیری باشندوں کو حق خود اختیاری دلا کر رہے گا۔

آپ نے کہا پنڈت نہرو کو اگر اپنے وعدوں کا کچھ بھی پاس ہے۔ تو انہیں کشمیر میں آزادانہ رائے شماری سے گریز نہیں کرنا چاہئے — مسٹر سہروردی نے پاکستان کے داخلی مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا پاکستان کی فوری ضرورت نیا دستور مرتب کرنا نہیں ہے بلکہ آزادانہ انتخابات ہیں۔ تاکہ ملک کے صحیح نمائندے منتخب ہو سکیں۔

---

۴ ستمبر ۱۹۵۵ء تک ہر روز ربوہ میں ایک جانور کم از کم صدقہ کیا جائے۔ اس وقت تک اس سلسلے میں ربوہ کے مختلف محلہ جات میں ۱۲ جانور صدقہ کئے جا چکے ہیں۔

جنرل پریذیڈنٹ ربوہ

عراق اور لبنان کی طرف سے اسرائیل کی جارحانہ کارروائی کو روکنے کے لئے مصر کو مکمل فوجی امداد دینے کی پیشکش

مصر اور اسرائیل کی بڑھتی ہوئی کشیدگی پر اقوام متحدہ کے حلقوں میں اظہارِ تشویش

بغداد ۳ ستمبر۔ عراق اور لبنان کی حکومتوں نے اسرائیل کی جارحانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے مصر کو مکمل فوجی امداد دینے کی پیشکش کی ہے — کل یہاں عراق کے وزیر خارجہ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا اسرائیل مصر کے خلاف جو جارحانہ کارروائی کر رہا ہے۔ عراق اسے اپنے خلاف جارحانہ کارروائی تصور کرتا ہے۔ آپ نے کہا عراق اسرائیل کے خلاف ہر اقدام میں مصر کی مکمل اور غیر مشروط حمایت کرے گا۔

لبنان کے وزیر خارجہ نے بھی ایک بیان میں غازہ پر اسرائیل کے حالیہ حملہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے مصر کو ہر ممکن امداد دینے کا یقین دلایا ہے۔ لبنان کے وزیر خارجہ نے اس امر پر زور دیا کہ تمام عرب ملکوں کو مل کر اسرائیل کے خلاف متحدہ اقدام کرنا چاہیئے۔

ادھر اقوام متحدہ کے حلقوں میں مصر اور اسرائیل کی بڑھتی ہوئی کشیدگی پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ فلسطین میں متعین اقوام متحدہ کے نگران اعلےٰ نے اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل سے اپیل کی ہے کہ وہ مصر اور اسرائیل میں کھلم کھلا جنگ شروع ہونے کے امکانات کو روکنے کے لئے ان کی مدد کریں۔ اور فریقین کو جنگ نہ کرنے کے سلسلہ میں اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لائیں۔

نگران اعلےٰ آج مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر سے ملنے کے لئے بذریعہ طیارہ بیت المقدس سے قاہرہ جا رہے ہیں۔

ربوہ میں حضور ایدہ اللہ کی بخیریت واپسی کے لئے دعائیں اور صدقات

ربوہ ۳ ستمبر۔ یہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بخیریت واپسی کے لئے باقاعدہ دعاؤں کی تحریک جاری ہے۔ اور لوکل انجمن کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی روانگی کے وقت ۲۶ اگست سے لے کر م

فرانس نے الجزائر میں مزید فوجی کمک بھیجنے کا فیصلہ کر لیا

پیرس ۳ ستمبر۔ حکومت فرانس نے الجزائر کے حریت پسندوں کی سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے مزید ۹ بٹالین بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے پہلے فرانس ۹ بٹالین بھیج چکا ہے۔ جن میں سے ہر ایک بٹالین ۶ سو سے نو سو سپاہیوں پر مشتمل ہے۔

یاد رہے کہ حال ہی میں الجزائر کے فرانسیسی گورنر جنرل نے حکومت فرانس سے درخواست کی تھی۔ کہ انہیں مزید فوجی مدد دی جائے — ادھر مراکش سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کی حریت پسند سیاسی پارٹیوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک مراکش کے سابق سلطان سدی محمد بن یوسف کو دوبارہ مراکش نہ لایا جائے گا۔ وہ نئی اصلاحات کے تحت حکومت میں شریک نہیں ہوں گی۔

— نئی دہلی ۲ ستمبر سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ صدر ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد اس ماہ کے آخری ہفتے کے دورہ پر سرینگر جا رہے ہیں۔

مشرقی پاکستان کے مختلف علاقوں میں سیلاب کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی امدادی سرگرمیاں

ہمارے امدادی کیمپ مصیبت زدگان میں چاول تقسیم کر رہے ہیں اور طبی امداد بہم پہنچا رہے ہیں

صوبائی وزیر صنعت و تجارت نے جماعت کی خدمات کو سراہا اور ہر ممکن مدد کا یقین دلایا

ربوہ ۳ ستمبر۔ ڈھاکہ احمدیہ ریلیف کمیٹی کے سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

جماعت احمدیہ ڈھاکہ کی ریلیف کمیٹی کے سیکرٹری اور غلام قادر صاحب چوہدری ایم۔ ایل۔ اے نے ۲۸ اگست کو وزیر اعلےٰ مشرقی بنگال مسٹر ابو حسین سرکار سے سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں ملاقات کی۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے ڈھاکہ اور نارائن گنج میں ریلیف کا کام شروع کر رکھا ہے۔ وزیر اعلےٰ نے اس بارہ میں حکومت کے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ اور چیف سیکرٹری سے ملنے کے لئے کہا۔ اس سلسلہ میں مسٹر ہاشم الدین وزیر زراعت اور ریلیف منسٹر سے بھی ملاقات کی گئی۔ انہوں نے بھی ہر ممکن یقین دلایا۔ مسٹر سید عزیز الحق صوبائی وزیر تجارت و صنعت نے جماعت احمدیہ کی امدادی مساعی کو سراہا۔ احمدیہ ریلیف کمیٹی نے صوبہ بھر میں امدادی کام شروع کر رکھا ہے وہ کیمپ چگلہ اور چاٹ ہرا کام کر رہے ہیں اور ایک مزید کیمپ میرپور میں کھولا جا رہا ہے۔ گزشتہ جمعہ میرپور کا سروے کیا گیا۔ اور وہاں پر چاول اور نقد رقم تقسیم کی گئی۔ اسی طرح دیگر کیمپوں میں بھی امدادی کام جاری ہے سیلاب زدگان میں چاول کنٹرول ریٹ پر مہیا نہیں ہو رہے تھے۔ اس سلسلہ میں چیف سکرٹری سے ملاقات کی انہوں نے ہر ممکن امداد کے لئے یقین دلایا اور متعلقہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۵۵ء

مسلمہ تاریخی حقائق کی تغلیط

بعض لوگ اپنا ذاتی نظریہ ثابت کرنے کے لئے تاریخ کے مسلمہ حقائق کو بھی تبدیل کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ یہ درست ہے کہ بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک تاریخی بات جو مشہور ہوتی ہے۔ تحقیقات سے غلط ثابت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں جو شخص مشہور بات کو تاریخی طور پر غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اس کے لئے دلائل بھی مہیا کرتا ہے۔

اس وقت ہمارے سامنے مسلّمہ تاریخی واقعات کو دلائل سے غلط ثابت کرنے کا سوال نہیں ہے۔ ہم نے شروع میں جو کہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ بغیر دلائل کے محض خواہشاتی جذبہ کے زیر اثر بلا کسی تحقیق و ثبوت کے مسلمہ تاریخی حقائق کی تغلیط کر دیتے ہیں۔

پھر اگر محض معمولی باتوں میں یا محض دنیاوی باتوں میں ایسا کیا جائے۔ تو پھر بھی انسان درگذر کر سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسی خود ساختہ تبدیلی کا اثر دین و مذہب پر پڑتا ہو۔ تو کوئی صداقت پسند انسان اسے نظر انداز نہیں کر سکتا۔

زمانہ حال میں بعض مغربی تحریکوں سے متاثر ہو کر جہاں بعض لوگوں نے یہ کوشش کی ہے۔ کہ اسلام میں بھی ان کی بنیاد دکھائی جائے۔ اور آیات قرآن کریم اور احادیث کے ایسے معنی کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ جن کی وہ آیات اور احادیث اپنے سیاق و سباق میں متحمل نہیں ہو سکتیں۔ وہاں صدر اول کی تاریخ کو بھی مسخ کرنے سے پرہیز نہیں کیا جاتا۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اپنے دعوے کے لئے کوئی دلیل بھی پیش نہیں کی جاتی۔ مثلاً مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کا نظریہ اسلام یہ ہے۔ کہ جماعت اسلامی واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہوتی۔ بلکہ "خدائی فوجداروں" کی جماعت ہوتی ہے۔

اس نظریہ کو ثابت کرنے کے لئے جہاں آپ نے قرآن کریم کی آیات میں معنوی تحریف کی ہے۔ اور سیاق و سباق سے الگ کر کے اپنا خواہشاتی مطلب ان میں بھرا ہے۔ وہاں آپ نے صدر اول کی تاریخ کو بھی اپنے حسب مرضی تبدیل کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اس کی صرف ایک مثال ہم پیش کرتے ہیں۔ رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں آپ فرماتے ہیں:۔

"یہی پالیسی تھی جس پر رسول اللہ صلعم نے اور آپ کے خلفائے راشدین نے عمل کیا۔ عرب جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی تھی۔ سب سے پہلے اسی کو اسلامی حکومت کے زیر نگیں کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے اطراف ملک کو اپنے اصول اور مسلک کی طرف دعوت دی۔ مگر اس کا انتظار نہ کیا۔ کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہ۔ بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔" (تفہیمات جلد اول ص۷۲)

یقیناً مودودی صاحب تاریخ صدر اول سے یہ ہرگز نہیں ثابت کر سکتے۔ کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (نعوذ باللہ) اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے انہی ذرائع سے کام لیا تھا۔ جن ذرائع سے آج کل کا کوئی ہٹلر۔ مسولینی یا لینن اپنی تحریک کو برسر اقتدار لانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ نہ صرف صدر اول کی تمام تاریخ اس امر پر گواہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجبوراً دفاع کے لئے تلوار اٹھائی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام بھی شہادت دیتا ہے۔ کہ لڑائی کا اذن صرف اس وقت دیا گیا تھا۔ جب اس کے بغیر چارہ نہیں رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا (سورہ حج) کہ ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے۔ مقابلہ کی اجازت دی گئی۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔

تعجب ہے کہ قرآن کریم کی اس صریح شہادت کے باوجود مودودی صاحب اپنا خواہشاتی نظریہ ثابت کرنے کے لئے صدر اول کی تاریخ تک کو مسخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک سوچی سمجھی ہوئی پلین کے مطابق پہلے تو ملک عرب کو زیر نگیں کیا اور پھر ہمسایہ ممالک سے از خود چھیڑ شروع کر دی اور اس امر کا بھی انتظار نہ کیا۔ کہ دیکھا جائے کہ جو تبلیغی خطوط ان ممالک کے سرداروں کے نام بھیجے گئے ہیں۔ ان کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اسی زہریلہ طرز نگارش کے متعلق ہی مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے دبے لفظوں میں فرمایا ہے کہ:۔

"کیا رسول اکرم صلعم کا ذکر مبارک اس انداز بیان کا مستحق ہے؟ کیا آپ کا ذکر (اسی) انداز میں کیا جا سکتا ہے۔ جس میں دنیا کے عام حکمرانوں۔ ملک گیروں فاتحوں کا ہوتا رہتا ہے۔" (صدق جدید ۲۲ جولائی ۱۹۵۵ء)

مودودی صاحب کا یہی سبق ہے۔ جس کو ان کی جماعت نے خوب رٹ رکھا ہے۔ چنانچہ اسلامی جماعت کا ترجمان روزنامہ تسنیم لاہور اپنی اشاعت ۳۰ اگست کے اداریہ بعنوان "شہادت حسین" میں رقمطراز ہے:۔

"ہماری دانست میں یزید اور امام حسین رضی کے درمیان جو بات فی الحقیقت باعث اختلاف و نزاع بنی۔ وہ یہ تھی کہ اول الذکر کی تخت نشینی سے خلافت بادشاہی میں تبدیل ہو گئی۔ اور موخر الذکر یہ چاہتے تھے۔ کہ خلیفہ یا (صدر ریاست) کا تقرر مسلمان جمہور کی رائے اور مرضی کے مطابق ہو۔" (روزنامہ تسنیم لاہور ۳۰ اگست ۱۹۵۵ء)

نہ صرف تاریخ کی شہادت سے ثابت ہے۔ بلکہ شیعہ حضرات کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور آپ کی عترت وراثت کی بناء پر اپنے آپ کو خلافت کا حقدار سمجھتے تھے۔ اور آج تک شیعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلا فصل خلیفہ سمجھتے ہیں۔ اور حضرات ابوبکر۔ عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو (نعوذ باللہ) غاصب مانتے ہیں۔ اور ان کے برحق انتخاب کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور شیعہ اور سنی کا آپس میں صدیوں سے یہی امر مابہ النزاع بنا چلا آتا ہے۔ مگر تسنیم نہایت معصومی سے اپنے خواہشاتی تصور کو تاریخ بنا کر تقریباً چودہ سو سال کی تاریخ کو جھٹلانا چاہتا ہے۔ اور مزہ یہ ہے کہ جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے۔ اس کے لئے کوئی تاریخی دلیل پیش نہیں کرتا۔

محترم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان رضی کی وفات پر
جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے اظہار تعزیت!

ربوہ ۳ ستمبر۔ مکرم مولوی صالح محمد صاحب مولوی فاضل لنڈن سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ "لنڈن یکم ستمبر جماعت احمدیہ لنڈن نے اپنے ایک خصوصی اجلاس میں مکرم مولود احمد صاحب بی۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن کے ساتھ ان کے والد محترم مکرم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی رضی اللہ عنہ کی وفات پر دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔

جماعت احمدیہ لنڈن دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مکرم ماسٹر صاحب مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے۔ اور آپ کے خاندان کا حافظ و ناصر ہو۔ صالح محمد"

درخواست دعاء

خاکسار کا دوسرا بچہ عزیزم مبارک احمد جو کہ ۳ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو پیدا ہوا تھا۔ اور پیدائش کے روز سے ہی بیمار تھا۔ دس ماہ متواتر بیمار رہ کر مورخہ ۳۱ ۸/۵۵ کو اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس چلا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا ہر حال میں حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ خاکسار مرزا محمد لطیف شاہد سیلز سنٹر۔ میگزین لین کراچی ۳

مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کا اجلاس

مجلس انصار سلطان القلم قیادت ربوہ کا پندرہ روزہ اجلاس مورخہ ۵ ستمبر بوقت ۱/۲ ۵ بجے شام کمیٹی روم تحریک جدید میں منعقد ہو رہا ہے۔ ادب سے دلچسپی رکھنے والے احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔ (سیکرٹری)

اظہار تعزیت

ادارہ ریویو آف ریلیجنز نے ایک قرارداد کے ذریعے اپنے محترم بزرگ حکیم فضل الرحمن صاحب مبلغ افریقہ و ماسٹر محمد حسن صاحب آسان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اور اسے ایک قومی صدمہ قرار دیتے ہوئے حکیم صاحب مرحوم اور ماسٹر صاحب مرحوم کے فرزندگان لواحقین اور احباب سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی ظاہر کی ہے۔ اور دعا کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر مدارج عطا کرتا رہے۔ ان کے لواحقین اور احباب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اللھم آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے حالات

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی تحریر کردہ ڈائری

۲۷ جون آج ہالینڈ واپسی کا پروگرام تھا مگر ہمبرگ کی آب و ہوا اور یہاں کے دوستوں کا اخلاص دیکھ کر حضور نے قیام ایک دن بڑھا دیا۔ آج حضور باہر تشریف نہیں لے گئے۔ کھانے کے بعد مقامی نو مسلم دوست حضور سے ملنے آئے۔ جن کے ساتھ حضور بہت دیر تک گفتگو فرماتے رہے نماز ظہر و عصر حضور نے دوستوں کے ساتھ باجماعت ادا فرمائی۔ آج حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ شام کا کھانا مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کے گھر تھا۔ ہمبرگ شہر بہت خوبصورت ہے شہر کے اندر دو جھیلیں ہیں۔ ایک بڑی ایک چھوٹی جن کو آلسٹر Alster کہتے ہیں۔ اور یہ دونوں آپس میں ایک نہر کے ذریعہ ملی ہوئی ہیں۔ اور پھر نہر کے ذریعہ دریائے ایلب سے ملی ہوئی ہیں۔

۲۸ جون صبح سوا گیارہ بجے کے قریب ہم لوگ ہوٹل سے روانہ ہوئے اور پونے بارہ بجے ہوائی اڈے پر پہنچے۔ ہمارے جہاز نے ساڑھے بارہ بجے روانہ ہونا تھا۔ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مسٹر عبدالکریم ڈنکر اور سعید کپتان نو مسلم بھائی اڈے پر الوداع کہنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ساڑھے بارہ بجے سے کچھ دیر بعد ہم لوگ K. L. M. کے جہاز پر سوار ہوئے اور ہمارے جہاز نے پرواز کی۔ اس وقت ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ جہاز پر حلال کھانے کا انتظام نہ تھا۔ اس لئے ہم لوگوں نے صرف چائے پی۔ اور جہاز کے کپتان نے ایمسٹرڈم وائرلیس کے ذریعہ ہمارے لئے مناسب کھانے کے انتظام کے لئے اطلاع کر دی۔ ڈیڑھ گھنٹہ بعد ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ایمسٹرڈم پہنچے۔ جہاں مقامی مبلغ اور دیگر احباب استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے پاسپورٹ وغیرہ دکھانے سے فارغ ہو کر ہم لوگ ریسٹورنٹ کھانے کے لئے گئے۔ مگر سفر کی کوفت اور ریسٹورنٹ میں ہجوم کی وجہ سے حضور کی طبیعت گھبرا رہی تھی۔ لہذا بغیر کھانا کھائے ہم لوگ اٹھ آئے اور کاروں میں بیٹھ کر ہیگ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور چار بجے کے قریب ہم اپنے مکان وسنسار پہنچے۔ جہاں کھانا تیار تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر نمازیں ادا کی گئیں۔ شام کو حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ آٹھ بجے جماعت ہالینڈ کی طرف سے حضور کے اعزاز میں Reception کا انتظام تھا۔ چنانچہ حضور تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر پریس کے نمائندے اور کئی معززین مدعو تھے۔ اس Reception کا انتظام ایک بڑے ہال میں کیا گیا تھا جو ڈائرنتین Dieventinim کے اندر تھا۔ عبداللطیف ولیول ہمارے نو مسلم بھائی نے انگریزی زبان میں ایڈریس پیش کیا۔ پھر ڈچ میں اس کا ترجمہ کیا۔ اس کے بعد مسز نفیرہ زمرمان نے مختصر سا ایڈریس پیش کیا۔ جس کے بعد حضور نے انگریزی زبان میں مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس کا ترجمہ مسٹر عبداللطیف ولیول نے ڈچ میں کیا۔ اس کے بعد چائے پیش کی گئی۔ اور کئی دوست حضور سے مختلف امور پر گفتگو کرتے رہے سوا نو بجے کے قریب حضور گھر واپس تشریف لے آئے۔

۲۹ جون۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی رہی۔ اور حضور مکان پر ہی تشریف فرما رہے۔

۳۰ جون۔ آج حضور ہیگ کے فلاور گارڈن میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور کافی دیر تک ٹہلتے رہے۔

یکم جولائی۔ نماز جمعہ کے لئے حضور مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔ اور نصف گھنٹہ تک حضور نے خطبہ جمعہ فرمایا۔ جس کے بعد نماز جمعہ و عصر جمع کر کے ادا کی گئی اور پھر حضور زیر تعمیر مسجد تشریف لے گئے جس کے مختلف کمروں کا حضور نے معائنہ فرمایا۔ اور پھر دوستوں سمیت دعا فرمائی۔ اور پھر گھر تشریف لائے۔

دو جولائی۔ صبح نو بجے ہم لوگ کاروں میں بیٹھ کر ہُک ہالینڈ بندرگاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور ساڑھے دس بجے کے قریب وہاں پہنچ گئے۔ پاسپورٹ کسٹم وغیرہ کے دفاتر سے فارغ ہو کر ہم جہاز پرنسس بیٹرسیہ Princess Battrisea پر سوار ہوئے ہماری کاریں بھی اسی جہاز پر رکھی گئیں۔ بندرگاہ تک مکرم غلام احمد صاحب بشیر اور مکرم ابوبکر صاحب ایوب بھی تشریف لائے۔ سوا بارہ بجے ہمارا جہاز روانہ ہوا۔ اس وقت حضور نے اور سب نے جہاز کے ڈائننگ روم میں ایک علیحدہ جگہ پر کھانا کھایا۔ اور کھانے سے فارغ ہو کر اپنے کیبن میں چلے گئے۔ کچھ دیر حضور کیبن سے باہر ڈیک پر کرسی بچھوا کر سمندر کا نظارہ دیکھتے رہے۔ پھر کیبن میں آرام کے لئے تشریف لے گئے۔ سوا پانچ بجے کے قریب حضور پھر ڈیک پر تشریف لے گئے۔ ساڑھے چھ بجے ہمارا جہاز انگلستان کے ساحل پر پہنچا۔ یہاں پاسپورٹ دکھانے سے فارغ ہو کر ہم لوگ کاروں کے نکلنے کا انتظار کرتے رہے۔ جس میں کافی دیر لگ گئی۔ آخر کاریں جہاز سے نکلیں۔ اور ہم لوگ جہاز سے باہر آئے۔ اس بندرگاہ کا نام ہیرچ Harwich ہے۔ یہاں حضور کے استقبال کے لئے لنڈن سے بیس کے قریب دوست آئے تھے جہاز سے باہر آتے ہی دوستوں نے حضور سے مصافحہ کیا۔ اور ہم لوگ کاروں میں سوار ہو کر سوا آٹھ بجے ہیرچ سے روانہ ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے سوا گیارہ بجے لنڈن مسجد پہنچے۔ آج دن بھر سفر کی کوفت کی وجہ سے حضور کی طبیعت بہت مضمحل نظر آتی ہے۔ مسجد پہنچتے ہی حضور نے کھانا کھایا اور آرام فرمانے لگے۔ مسجد میں بھی کافی دوست حضور کے استقبال کے لئے جمع تھے۔

درخواست دعا

میرے بعض رشتہ دار ریاست خیرپور سندھ میں ایک فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

ملک نذیر احمد ریحان

قافلہ قادیان ۱۹۵۵ء

کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں

امسال بھی حسب دستور سابق گورنمنٹ کی منظوری کے تحت دسمبر کے آخری ہفتہ میں قافلہ قادیان بھجوانے کی تجویز ہے۔ جس کی منظوری کے لئے گورنمنٹ کو درخواست کر دی گئی ہے۔ اس قافلہ میں شمولیت کے لئے حسب ذیل ضروری امور کا اعلان کیا جاتا ہے۔

(۱) جو دوست اس قافلہ میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ کے مطبوعہ فارم پر جو دفتر ہذا سے ایک آنہ فی فارم کے حساب سے مل سکتا ہے۔ ابھی سے درخواست بھجوا دیں۔ جو دوست اس مطبوعہ فارم پر درخواست مع متعلقہ کوائف کے نہیں بھجوائیں گے وہ اس قافلہ میں شریک نہیں ہو سکیں گے درخواستوں کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء مقرر کی جاتی ہے۔

(۲) دفتر ہذا کے نام درخواست کے ساتھ تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو ویزا کے لئے بھی ارسال فرمائیں۔ تاکہ دفتر ویزا کا انتظام کر سکے۔

(۳) امسال پاسپورٹ کے نئے قواعد کی بناء پر ہر ایک درخواست کنندہ کو جو اس قافلہ میں شریک ہونا چاہیئے۔ اور اس کا پہلے پاسپورٹ بنا ہوا نہ ہو۔ ابھی سے اپنے ضلع میں پاسپورٹ کی درخواست کر دینی چاہیئے۔ اور جب پاسپورٹ مل جائے۔ تو یہ پاسپورٹ دفتر ہذا کو بصیغہ رجسٹری روانہ کر دیں۔ تا دفتر ہذا ویزا کا انتظام کر سکے۔

(۴) یہ امر بھی اچھی طرح نوٹ فرما لیا جائے۔ کہ پاسپورٹ کے حصول کے لئے کافی وقت اور کافی تگ و دو کرنی پڑتی ہے اس لئے ابھی سے پاسپورٹ کی درخواست کر دینی چاہیئے۔ ورنہ قافلہ کے ساتھ شمولیت ناممکن ہوگی۔ اور دفتر ہذا اس سال مجموعی پاسپورٹ نہیں بنائے گا۔ تمام دوستوں کو اپنے اپنے انفرادی پاسپورٹ بنوا لینے چاہئیں۔ تا عین وقت پر مشکل پیدا نہ ہو۔ اور وہ قافلہ کے ساتھ شریک ہو سکیں۔

انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ

ذہانت کا تسلسل اولاد میں

کیا جڑواں بچوں کی دماغی قابلیت ایک جیسی ہوگی

از مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہم پہلے واضح کر چکے ہیں۔ کہ بچے کی ذہنی نشوونما اور اس کی فطری استعدادیں دراصل ان GENES پر مبنی ہوتی ہیں جو وہ اپنے والدین سے حاصل کرتا ہے۔ یہ استعدادیں ترقی کرتی ہیں۔ اگر ماحول سازگار ہو۔ لیکن مضمحل ہو جاتی ہیں۔ اگر ماحول سازگار نہ ہو۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ آیا وہ بچے جو بیک وقت پیدا ہوں۔ کیا دماغی استعدادوں کے لحاظ سے ایک جیسے ہوں گے؟ پروفیسر وڈورتھ لکھتے ہیں:۔

"بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مادہ قرار پانے ہی اپنی نشوونما کے بالکل ابتدائی مرحلے میں دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ یہ تقسیم اتنی آزادانہ اور مکمل ہوتی ہے کہ دو مختلف زندگیاں ایک ہی رحم میں پرورش پانا شروع کر دیتی ہیں۔ چونکہ ان دونوں زندگیوں کا آغاز ایک ہی مادہ سے ہوتا ہے۔ اسلئے استعدادوں کے لحاظ سے دونوں وجود بالکل برابر کے حصہ دار ہوتے ہیں یہ مساوات بعض اوقات اتنی مکمل ہوتی ہے۔ کہ جسمانی مشابہت کے لحاظ سے بھی دو بچوں کی نشوونما میں حیرت انگیز یکسانیت پائی جاتی ہے۔ ایسے بچوں کو ہم identical Twins کہتے ہیں"

(نفسیات، باب ماحول اور وراثت صفحہ)

ایسی مثالیں بہت سی موجود ہیں۔ اور وہ یہ کہ چونکہ مادہ ایک ہی ہوتا ہے۔ اسلئے باوجود Genes جیسی چیز کے عددی اختلافات کے انکا ماخذ ایک ہی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایسے بچوں کی ذہنی استعدادیں بھی ایک دوسرے جیسی ہوں گی۔ لیکن یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ باوجود ماخذ ایک ہونے کے دنیا میں کوئی دو بچوں کا ماحول ایک جیسا نہیں ہوتا۔ یہ بات اس قدر صحیح ہے کہ ہم نفسیاتی نقطہ نظر سے بلا تأمل کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایک ہی ماں کے دو بچے (یا دو سے زیادہ) جو ایک ہی گھر میں ایک ہی جیسی غذا اور ایک جیسے لباس میں ہوں۔ ماحول کے لحاظ سے مختلف ہوں گے۔ کیونکہ ماحول ہر ایک پر مختلف انداز سے اثر ڈال رہا ہوگا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک بچہ اپنے دوست احباب اور رشتہ داروں سے محبت کے زیادہ مواقع حاصل کرے۔ اور بعض وجوہات کی بناء پر اتنی محبت حاصل نہ کر سکے۔ یہ بالکل ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کہ دو ستارے اپنے حجم روشنی اور فاصلے کے لحاظ سے سو فیصدی ایک جیسے ہوں۔ تب بھی ان میں اختلاف ہوگا۔ کیونکہ ایک ایک جگہ واقع ہے۔ اور دوسرا دوسری جگہ۔ یہی حال انسان کا ہے۔ ایک ہی چھت کے نیچے رہنے والوں میں سے کسی کو میٹھی چیز پسند ہوگی۔ اور کسی کو نمکین۔ اس قسم کے اختلافات بے شک معمولی ہیں ذوقی ہوتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنی اپنی رفتار میں پنپتے رہیں۔ تو طبیعتوں میں خاصا اختلاف پیدا کر دیتے ہیں۔ پروفیسر وڈورتھ لکھتے ہیں:۔

"اکثر اوقات جڑواں بچوں میں جنس کے لحاظ سے فرق ہوتا ہے یعنی ایک لڑکا ہوتا ہے۔ اور ایک لڑکی ایسی حالت میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کا الگ الگ وجود ایک ہی ماخذ سے بیک وقت ترکیب نہیں پاتا بلکہ دو مختلف مادے ہوتے ہیں جو یا تو مختلف اوقات میں رحم میں قرار پا گئے ہوتے ہیں۔ یا مختلف اقسام سے ہوتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں ان کے Genes میں فرق ہوتا ہے۔ اور Genes میں فرق ہونے کی وجہ سے ان کی ذہنی استعدادوں میں بھی خاصا اختلاف پایا جاتا ہے اسلئے ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ ایک ماں کے مختلف بچے۔ البتہ چونکہ ان کی نشوونما ایک ہی وقت میں ہو رہی ہوتی ہے۔ اسلئے ان کے خیالات اور جسمانی شکل و شباہت میں خاص ہم آہنگی ہوتی ہے۔ ایسے بچوں کو ہم Fraternal Twins کہتے ہیں"

(صفحہ ۱۱۱)

کولمبیا یونیورسٹی میں ایسے بچوں کی ذہانت پر تجربے کئے گئے۔ جو نتائج نکلے۔ وہ حسب ذیل ہیں:۔

آٹھ سال کے جڑواں لڑکوں کی ذہانت میں فرق = ۵ درجے

آٹھ سال کے جڑواں لڑکے اور لڑکی کی ذہانت میں فرق = ۹ درجے

ایک ہی گھر کے ہم عمر بھائی اور بہن کی ذہانت میں فرق = ۱۱ درجے

دو مختلف گھروں کی دو ہم عمر لڑکیوں اور دو ہم عمر لڑکوں کی ذہانت میں فرق = ۱۵ درجے

ان نتائج سے ثابت ہو گیا۔ کہ باوجود ایک ہی ماں سے۔ ایک ہی گھر میں پرورش پانے کے مختلف بچے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ماحول سے حصہ لیتے ہیں۔ اور ان کا ردِّ عمل اپنی اپنی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق مختلف ہوتا ہے۔ پروفیسر وڈورتھ یہاں دو جڑواں بہنوں کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ۹ سال کی عمر میں دونوں بہنوں کی ذہانت میں فقط تین درجے کا فرق تھا دونوں کی تربیت ایک ہی گھر میں ایک ہی تعلیمی ماحول کے اندر ہوتی تھی۔ لیکن تجربۃً ایک تو اسی گھر میں رکھا گیا۔ اور دوسری کو اس کے ماحول کے پاس ایک دوسرے شہر میں بھیج دیا گیا۔ پہلی لڑکی اپنے شہر میں مختلف سکولوں میں تعلیم حاصل کرتی رہی کچھ عرصے کے بعد دونوں کو ایک ہی کالج میں ٹیچر مقرر کیا گیا۔ دونوں کی ذہانت پر پھر مختلف تجربے کئے گئے تو معلوم ہوا۔ کہ وہ لڑکی جو مختلف شہروں میں اور مختلف سکولوں اور کالجوں کے ذریعہ تعلیم پا رہی تھی۔ اپنی بہن سے ذہانت میں ۲۵ درجے آگے بڑھ گئی تھی۔ بلکہ نہ صرف ذہانت۔ بلکہ۔ ذوق اور استعدادوں کی ترقی میں بھی خاصا فرق پیدا ہو چکا تھا۔

پروفیسر (Dunlap) ایبن گاس نے یہی تجربے جانوروں پر بھی کئے۔ چنانچہ انہوں نے معلوم کیا۔ کہ وہ کتا جو ایک ہی گھر میں ایک محلے میں رہتا تھا اپنی پھرتی وفاداری۔ اور استقلال میں خانہ بدوش لوگوں کے کتے سے بہت زیادہ کمتر تھا۔ ایک خانہ بدوش قبیلہ کا کتا دوسرے کتوں سے۔ اپنی حس کے اور پھرتی کے اعتبار سے دوسروں سے بہت آگے بڑھا ہوا تھا۔

شکریہ و درخواست دُعا

از عبدالمنان صاحب ابن محترم مولوی عبدالمغنی خان صاحب

میرے والد حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب میو ہسپتال لاہور میں داخل تھے۔ چند دن ہوئے ڈاکٹروں نے جن میں ڈاکٹر ریاض قدیر بھی شامل تھے۔ بعد معائنہ یہ تشخیص کی۔ کہ آپ کی آنتوں میں کینسر ہے۔ اور اس کا اپریشن ہوگا۔ مگر والد صاحب اس قدر کمزور ہو چکے ہیں۔ کہ اپریشن کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ طاقت کے لئے خون بھی دیا گیا۔ مگر اس سے خاص فائدہ نہیں ہوا۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ سے جب صورت حال بیان کر کے والد صاحب کو ربوہ واپس لانے کا مشورہ دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے ڈاکٹر صاحبان (ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب اور ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب) سے رائے طلب فرمائی۔ جس پر ہر دو نے دوبارہ معائنہ کر کے رپورٹ پیش کی۔ اور والد صاحب کو ربوہ واپس لے جانے کا مشورہ دیا اور اپریشن کے سوا جو دیگر [illegible] ہو سکتا تھا۔ وہ بھی بتا دیا — چنانچہ مورخہ ۹/۵ کو بذریعہ ماڑی انڈس میں والد صاحب کو لاہور سے ربوہ لے آیا ہوں۔ احباب جماعت لاہور نے ازراہ ہمدردی والد صاحب کو گاڑی میں سوار کروانے میں امداد فرمائی۔ ربوہ کے احباب نے زیر انتظام حضرت مرزا عزیز احمد صاحب استقبال فرمایا۔ ربوہ اسٹیشن پر احباب ربوہ کی کثیر تعداد موجود تھی۔ حضرت میاں صاحب نے اسٹیشن سے گھر تک والد صاحب کو آرام پہنچانے کا انتظام فرمایا ہوا تھا اور اس انتظام کے ماتحت آرام سے گھر پہنچایا گیا۔ میں ان احباب کرام اور بالخصوص حضرت مرزا عزیز احمد صاحب سلمہ اللہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نیز صحابہ کرام۔ درویشان اور مخلصین سلسلہ سے مؤدبانہ گذارش کرتا ہوں کہ حضرت والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے ہمدردانہ دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

امام موعودؑ کا انتظار

(۲)

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ)

(۲) مولانا سید عبد الحی صاحب فتح پوری نے اپنی تصنیف "حدیث الغاشیہ عن الفتن الخالیۃ والفاشیۃ" میں نہایت شرح صدر سے اس امر پر بحث کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں جو جو علامات زمانہ امام مہدی علیہ السلام سے متعلق بیان فرمائی تھیں۔ وہ سب ایک ایک کر کے وقوع میں آچکی ہیں۔ اور امام موعود کا ظہور قریب کے دنوں میں ہونے والا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر رقمطراز ہیں۔ کہ:-

"علماء صوفیہ نے کشف و الہام و قرائن و اخبار و آثار سے جون جونسی صدی بتائی یا سمجھی تھی وہ ٹھیک نہیں پڑی۔ ۱۲۰۰ ہجری سے ۱۳۰۰ھ تک ہر صدی کو محتمل ان کے ظہور کا ٹھہرایا تھا۔ وہ مدت گزر چکی مہدی نہ آئے۔ اب چودھویں صدی کا آغاز ہے۔ دیکھئے اب بھی آتے ہیں یا نہیں۔ اتنی بات ضرور ہے۔ کہ علامات بعیدہ ان کے ظہور کے سب کے سب گذر گئے۔ علامات قریبہ نظر آتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وقت ظہور کا اب بہت قریب آگیا ہے۔ واللہ اعلم۔"

(حدیث الغاشیہ .... ص۳۴۵)

اسی طرح ایک دوسری جگہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"اب چودھویں صدی آگئی ہے۔ چھ ماہ گذر گئے ہیں۔ اس صدی کا یہ پہلا سال ہے۔ دیکھئے کونسے طاق سال میں تشریف لاتے ہیں۔ بعض اہل نجوم کہتے ہیں۔ اس صدی کے سال ہفتم میں ظہور کریں گے۔ خدا یوں ہی کرے۔" (ص۳۵۰)

پھر بعض علامات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"جعفر صادق نے کہا ہے۔ مہدی ظاہر نہ ہوں گے۔ جب تک لوگوں کو خوف شدید نہ ہو۔ طاعون نہ ہو۔ سخت فتنے زلزلے بلائیں نہ پہنچیں۔ عرب میں تلوار نہ چلے۔ لوگوں میں اختلاف پڑے۔ دین میں تشتت ہو۔ حال میں تغیر ہو۔ صبح و شام موت کی آرزو کریں۔ آدمی کو آدمی کھانے لگے۔"

(حدیث الغاشیہ عن الفتن الخالیۃ والفاشیۃ ص۳۴۹ مطبع بدر پیچی مطبوعہ ۱۳۰۱ھ)

(۳) جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے اپنے ایک رسالہ "شیخ سنوسی اور ممالک اسلامیہ میں ظہور امام مہدی کا انتظار" میں "شیخ سنوسی" سے جو ملاقات کی۔ اس میں جو سوال و جواب ہوئے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے ایک مقام پر اپنے سوال کے جواب میں "شیخ سنوسی" نے جو فرمایا۔ اسے مندرجہ ذیل الفاظ میں درج کرتے ہیں:-

"میں تم کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ حضرت امام سال آئندہ یعنی ۱۳۳۰ھ میں ظاہر ہو جائیں گے۔"

(رسالہ "شیخ سنوسی اور ممالک اسلامیہ میں ظہور امام مہدی کا انتظار" ص۲۱ مطبوعہ عصر جدید پریس میرٹھ)

(۴) جناب سید محمد فضل شاہ صاحب جلالپوری اپنے ایک مضمون "اسلامی حقیقت" کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:-

"امام مہدی علیہ السلام کے ظہور اور آپ کے مبارک زمانہ کا مشتاق شاید کوئی مسلمان نہ ہو۔ ورنہ ہر مسلم کی استدعا اور تمنا ہے۔ کہ بار الہا! ہمیں جیتے جی امام علیہ السلام کی زیارت سے مشرف فرما۔ اور پھر اسلام کا عروج ہماری آنکھوں کو دکھا۔

امام مہدی علیہ السلام کی نسبت جو پیشگوئیاں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائیں۔ ان میں سے بعض کے آثار نمودار ہیں۔ اے خدا ہمیں بھی آپ کے جمال سے منور فرما۔ اور اسلام کی شوکت ہماری منتظر آنکھوں کو دیکھنی نصیب کر۔"

(رسالہ صوفی جلد ۶ نمبر ۶ ص۲۳)

ہم نے یہاں صرف چار حوالجات درج کئے ہیں۔ ورنہ ایسے حوالجات اور بھی بہت سے ہمارے پاس موجود ہیں۔ جنہیں ہم نے طوالت کے خوف سے نظر انداز کر دیا ہے۔ اور حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کے نزدیک حضرت امام مہدی علیہ السلام کی انتظار کس شدومد سے کی جا رہی تھی۔ اور مسلمان علماء اور عوام کس بے تابی سے اس کی آمد کے قائل تھے۔ لیکن سالوں پر سال اور ہفتوں پر ہفتے گزرتے گئے۔ ان کا "مزعومہ امام مہدی" ظاہر نہ ہوا۔ دلوں میں افسردگی اور مایوسی پیدا ہونے لگی۔ اور بالآخر بعض علماء کہلانے والوں نے امام موعود کے وجود سے ہی انکار کر دیا۔ اور اس امر کی دیگر مسلمانوں کو تبلیغ شروع کر دی کہ آئندہ کسی امام و پیشوا کی ضرورت ہی نہیں۔ اور نہ ہی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی موعود انسان کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ برعکس اس کے خدائے علیم حکیم نے اپنے وعدوں کے مطابق اپنے ایک برگزیدہ مامور کو اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو پورا کرتے ہوئے عین وقت پر مبعوث فرمایا۔ اور اس کی تائید کے لئے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان میں غیر معمولی نشانات دکھائے۔ تا سعید روحیں حق و صداقت سے آشنا ہو کر مامور ربانی علیہ السلام کی صداقت بھری آواز پر صدق دل سے لبیک کہیں۔ مگر حیف ان مسلمانوں پر جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمودہ علامات مہدی اس زمانہ میں پوری ہوتی دیکھ کر بھی خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو شناخت نہ کیا۔ اور سرے سے ہی امام موعود کی نسبت احادیث میں کی گئی پیشگوئیوں کا انکار کر بیٹھے۔ کاش! اب بھی یہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے مامور کی آواز پر کان دھریں۔ اور بگوش ہوش سنیں کہ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کیا فرماتے ہیں:- وہ فرماتے ہیں کہ

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشان الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

(درثمین)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی صداقت کے نشانات کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے میری تائید میں نہ ایک نہ دو بلکہ لاکھوں نشانات ظاہر کئے۔ اور وہ نشانات ایسے نہیں ہیں۔ کہ کوئی نہیں جانتا۔ بلکہ لاکھوں ان کے گواہ ہیں۔ آسمان سے میرے لئے نشانات ظاہر ہوئے ہیں۔ وہ نشانات جو میرے دعوے کے ساتھ مخصوص تھے۔ اور جن کی قبل از وقت نبیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خبر دی گئی۔ وہ بھی پورے ہو گئے۔ مثلاً ان میں سے ایک کسوف و خسوف کا ہی نشان ہے۔ جو تم سب نے دیکھا۔ یہ صحیح حدیث میں خبر دی گئی تھی۔ کہ مہدی اور مسیح کے وقت میں رمضان کے مہینے میں سورج اور چاند کو گرہن ہو گا۔ اب بتاؤ کہ کیا یہ نشان پورا ہوا ہے یا نہیں؟ پھر یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اس وقت ایک نئی سواری ظاہر ہو گی۔ جس سے اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ کیا ریل کے اجراء سے یہ نشان پورا ہوا یا نہیں؟ میں کہاں تک شمار کروں۔ یہ بہت بڑا سلسلہ نشانات کا ہے۔ اب غور کرو۔ کہ میں تو دعویٰ کرنے والا دجال اور کاذب قرار دیا گیا۔ پھر یہ کیا غضب ہوا۔ کہ مجھ کاذب کے لئے یہ سارے نشان پورے ہو گئے۔ اور پھر اگر کوئی آنے والا اور ہے۔ تو اس کو کیا ملیگا۔

.... مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان مخالف الرائے علماء کو کیا ہو گیا۔ وہ غور سے کیوں قرآن شریف اور احادیث کو نہیں پڑھتے۔ کیا انہیں معلوم نہیں۔ کہ جس قدر اکابر امت کے گذرے ہیں۔ وہ سب کے سب مسیح موعودؑ کی آمد چودھویں صدی میں بتاتے رہے ہیں۔ اور تمام اہل کشوف کے کشف یہاں آکر ٹھہر جاتے ہیں۔ حجج الکرامہ میں صاف لکھا ہے۔ کہ چودھویں صدی سے آگے نہیں جائے گا۔ یہی لوگ ممبروں پر چڑھ چڑھ کر بیان کیا کرتے ہیں۔ کہ تیرھویں صدی سے تو جانوروں نے بھی پناہ مانگی ہے۔ چودھویں صدی مبارک ہوگی۔ مگر یہ کیا ہوا۔ کہ وہ چودھویں صدی جس پر ایک موعود امام آنے والا تھا۔ اس میں بجائے صادق کے کاذب آگیا۔"

(پیغام امام ص۳۵ منقول از اخبار الفضل جلد ۱۸ نمبر ۱۳۶)

مبارک ہیں وے جو اب بھی ضد و تعصب کو بالائے طاق رکھ کر حضرت امام موعود مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر اپنی سعادت مندی کا ثبوت دیتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ۔

وقفِ ایام برائے خدمت دین

(از ارشادات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ خطبہ جمعہ ۴ ر مارچ ۱۹۳۶ء)

"پس میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی چھٹیوں کو تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ تاجر اصحاب اپنی تجارتوں سے وقت نکالیں۔ اور اسے احمدیت کی تبلیغ میں صرف کرنے کے لئے ہمارے سامنے پیش کریں۔ زمیندار اپنی زمینداری سے فارغ وقت نکالیں۔ اور اسے احمدیت کی تبلیغ میں لگائیں۔ ملازم اصحاب اپنی ملازمتوں سے چھٹی لے کر اسے تبلیغ کے لئے وقف کر دیں۔"

(مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

مسمی غلام رسول صاحب جو چنیوٹ میں دھوبی کا کام کرتے تھے۔ کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو۔ تو نظارت امور عامہ میں اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ)

مشرقی بنگال کا سیلاب اور احباب جماعت کا فرض

احباب جماعت کو اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہو چکا ہو گا کہ آجکل طغیانیوں کے باعث مشرقی بنگال خطرناک حالات سے دوچار ہو رہا ہے میلوں میل کا رقبہ زیر آب ہے۔ مکانوں اور فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے حتیٰ کہ لوگوں کو اپنی جانیں بچانی بھی مشکل ہو رہی ہیں۔ یہ ایسا وقت ہے کہ ہر انسان کو خواہ وہ پاکستان یا دنیا کے کسی حصہ میں رہتا ہو اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی اپنی وسعت و ہمت کے مطابق مدد کرنی چاہیئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کے وقت کام آتا ہے۔ خدا تعالےٰ خود اس کی ضرورت کے وقت اس کے کام آتا ہے پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی اس مصیبت میں اپنی بساط سے بڑھ کر امداد کریں تا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب بنیں۔ جماعت احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہر مشکل گھڑی میں جماعت کے مخلصین نے انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی حسب ضرورت مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کر کے ایک اچھا نمونہ قائم کیا ہے۔ پس اب بھی دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس موقعہ پر حتی المقدور مالی امداد بہم پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ محسوس فرماتے ہوئے کہ روپیہ کے فراہم کرنے میں کچھ وقت لگے گا۔ لنڈن سے بذریعہ تار ارشاد فرمایا کہ "صدر انجمن احمدیہ آٹھ ہزار روپیہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے فوراً بنگال بھجوا دے"۔ چنانچہ یہ رقم بھجوائی جا چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کو اس غرض کے لئے حسب استطاعت چندہ بھجوانے کی تحریک کی جائے۔ کیونکہ اس سال کے سیلاب کی تباہ کاری بھی پچھلے سال کے سیلاب کی طرح ہے۔

عہدہ داران جماعت مطلع رہیں کہ صیغہ امانت ربوہ میں "امداد سیلاب زدگان مشرقی بنگال" کا کھاتہ گذشتہ سال سے کھلا ہے۔ اس ضمن میں جمع کردہ چندہ فوری طور پر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت:۔ مکرمی ناصر احمد صاحب ابن محمد ابراہیم صاحب کوٹلی ہرنارائن ۱۲/۸/۵۵ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم اپنے پیچھے علاوہ بوڑھے ماں باپ کے دو چھوٹے چھوٹے بچے یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کا ہر حال میں حامی و ناصر ہو۔ آمین (قریشی افضال احمد ربوہ)

ایک الوداعی تقریب

بتاریخ ۱۲ اگست ۵۵ء کو چار بجے شام مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز صاحب جو کہ ملازمت سے ریٹائر ہو کر ۱۲ میکلوڈ روڈ لاہور جا رہے ہیں۔ اور صوفی غلام محمد صاحب جو کہ حال ہی میں ہیڈ کلرک خیبر ایجنسی ہو کر پشاور آئے ہیں کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی دی گئی۔ اس میں جناب امیر جماعت خان شمس الدین خانصاحب نے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات کا ذکر کیا۔ اور ایک مخلص ممبر کی جدائی کا جماعت کی طرف سے افسوس کا اظہار کیا۔ اور ساتھ ہی اس خوشخبری کا بھی ذکر کیا کہ ہمیں ایک محنتی اور قابل کارکن اللہ تعالےٰ نے عطا بھی فرمایا ہے۔ — اللہ تعالےٰ نے ہمارے اس غم کو اس خوشی سے قدرے کم کر دیا ہے جہاں ایک مخلص اور سرگرم رکن جدا ہوا ہے وہاں ایک محنتی اور لائق کارکن ہمیں میسر بھی ہو گیا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر دو صاحبان کو خوش و خرم رکھے اور دین کی بیش از بیش خدمات کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جواباً مکرم ڈاکٹر شاہ نواز صاحب نے فرمایا کہ جدائی کا غم ہونا لازمی امر ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ہمیں ایک مرکز عطا فرمایا ہے جہاں ہم کم از کم سال میں ایک دفعہ ضرور مل سکتے ہیں یہ ایک نعمت ہمیں حاصل ہے۔ اس کے ساتھ ہمارا تعلق زیادہ سے زیادہ مضبوط ہونا چاہیئے۔ بالآخر تقریب دعا پر ختم ہوئی۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ پشاور

احباب جماعت کی توجہ کیلئے

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو جنازے باہر سے ربوہ میں دفن کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں ان کے تابوت بڑے سائز کے ہوتے ہیں۔ جس پر خرچ کی زیادتی کے علاوہ قبر کو اس سائز کے مطابق تیار کرنے میں کافی وقت صرف ہوتا ہے۔ جس سے مرحوم کے متعلقین اور دوسرے احباب جو جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں انہیں زیادہ وقت لگنے کی وجہ سے تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے احباب جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ وہ مندرجہ ذیل سائز کے مطابق تابوت تیار کروا لیا کریں تو بہت مناسب ہو گا۔ قبر اسی سائز کے مطابق تیار کی جاتی ہے۔

لمبائی چھ فٹ — چوڑائی دو فٹ — اونچائی اطراف سے ایک فٹ اور درمیان سے ڈیڑھ فٹ۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ منٹگمری۔ ملتان۔ سکھر۔ نوابشاہ۔ میرپور۔ کراچی اور کوئٹہ میں انصار اللہ کی تنظیم کے لئے مولوی ظہور حسین صاحب نائب قائد مال انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوا رہا ہوں۔ امید ہے کہ تمام زعماء انصار اللہ و امراء صاحبان جماعتہائے مولوی صاحب موصوف کے ساتھ براہ مہربانی تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اپنی آمد کی معین تاریخ سے مولوی صاحب ممدوح خود اطلاع کر دیں گے۔

نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ

صدر لجنہ پشاور کا نیا ایڈریس

صدر لجنہ پشاور (اہلیہ عبد السمیع صاحب کپور تھلوی) ۱۲ ستمبر کو کراچی نمبر ۱۸ بر مکان غلام حیدر کوارٹر ۲۴۱/۹ ناظم آباد چلی گئی ہیں ان کو خط اس پتہ پر بھیجا جائے۔

عبد السمیع کپور تھلوی پشاور شہر محلہ رام پورہ مکان نمبر ۳۰۷۸

درخواست دعا میرے والد شیخ میر محمد صاحب نوشہرہ ککے زئیاں کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

محمد شفیع اسلم سہروردی دار الرحمت ربوہ

ہر خادم اپنے اجتماع میں شامل ہونے کی کوشش کرے

نائب معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اشتراکی امن پسندی

سٹالن کی موت کے بعد اشتراکی رہنماؤں نے "پُرامن طور جیو اور جینے دو" کی اصطلاح اس کثرت سے استعمال کی ہے کہ اسے عام طور پر سویٹ پالیسی کا ایک "نیا موڑ" تصور کیا جانے لگا ہے۔ لیکن کیا یہ کوئی نئی چیز ہے؟ یہ کس بات کی علامت ہے؟

دنیا بھر کے کمیونسٹوں نے ۷ر اکتوبر ۱۹۵۷ء کو انقلاب اکتوبر کی (جس کے ذریعے روس میں بالشویکوں کو اقتدار حاصل ہوا تھا) ۴۰ ویں سالگرہ منائی تھی۔ سویٹ یونین کے نائب وزیر اعظم میکسم زیڈ سابوروف نے اس موقع پر ایک اہم تقریر کرتے ہوئے زور دیا تھا۔ کہ اشتراکی اور سرمایہ دارانہ نظام "پُرامن طور پر جیو اور جینے دو" کے اصول پر عمل کریں۔ مسٹر سابوروف نے کہا کہ اکتوبر کا عظیم سوشلسٹ انقلاب بنی نوع کی تاریخ میں پہلی بار ایک ایسی ریاست کو معرض وجود میں لایا۔ جس کی داخلہ اور خارجہ پالیسی عوام کے مفاد، امن کے تقاضوں اور قوموں کی سلامتی کے تابع ہے۔

فرسودہ راگ۔ ماسکو کے ارباب اقتدار کی جانب سے بار بار کہی جانے والی بات کو دہراتے ہوئے مسٹر سابوروف نے کہا اس پالیسی کی تشکیل عالی مرتبت لینن نے کی تھی اور یہ پالیسی اس بنیادی اصول کو تسلیم کرنے پر مبنی ہے۔ کہ سوشلسٹ اور سرمایہ دارانہ نظام دنیا میں ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان دونوں میں باہمی تعاون کی خواہش ہو۔ وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تیار ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ انصاف اور دوسرے ملکوں کے داخلی معاملات میں عدم مداخلت کے اصول پر بھی عمل کریں۔ مسٹر سابوروف نے یہ اصول سویٹ پالیسی میں کسی تغیر کے طور پر نہیں پیش کیا تھا۔ بلکہ انہوں نے مارکسزم اور لیننزم کا ایک پرانا اصول دہرایا تھا۔

مسٹر سابوروف کی تقریر روس کے سابق وزیر اعظم مسٹر مالنکوف کے ایک بیان کی بھی بازگشت تھی۔ جو چھ سال قبل ۱۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کے "پراودا" میں شائع ہوا تھا۔ اور جس میں انہوں نے کہا تھا:-

"کامریڈ سٹالن نے بار بار پوری قطعیت کے ساتھ کہا ہے۔ کہ سویٹ یونین [illegible] کے طور پر اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے کہ سرمایہ دارانہ اور سوشلسٹ نظام کا عرصہ دراز تک ایک ساتھ وجود ناگزیر ہے ہم تمام ایسی قوموں کے ساتھ مخلصانہ اور پُرامن تعلقات قائم رکھیں گے۔ جو دوستانہ تعاون کی متمنی ہوں۔ ایک دوسرے کو رعایتیں دینے کے اصول پر عمل کریں۔ اور اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتی رہیں۔"

مسٹر مالنکوف نے یہ تقریر بلغاریہ کے انتخابات کے بعد ہی کی تھی۔ انتخابات میں صرف ان امیدواروں کو حصہ لینے کی اجازت تھی۔ جن کی فہرست اشتراکی حکومت نے تیار کی تھی۔ سرکاری اعداد کے مطابق سرکاری امیدواروں کو ۹۷ء۶۶ فی صد ووٹ ملے تھے۔ یہ حیرت انگیز اتفاق رائے بڑی آسانی کے ساتھ اور صرف اس طرح پیدا کیا گیا تھا۔ کہ تمام غیر اشتراکی پارٹیوں کو ممنوع قرار دے دیا گیا تھا...... حالانکہ یہ کارروائی یالٹا اور پوٹسڈم کے سمجھوتوں کے منافی تھی اور ان سمجھوتوں پر سویٹ حکومت بھی دستخط کر چکی تھی۔

حاشیہ بردار

اسی دوران میں ان ملکوں کو بھی روس کا بے یارومددگار حاشیہ بردار بنا لیا گیا تھا۔ جو سویٹ یونین کی سرحد پر واقع تھے۔ مثلاً ۱۹۴۹ء میں سویٹ مارشل روکوسوسکی کو پولینڈ کی فوجوں کا سپہ سالار اور پولستانی وزیر قومی دفاع مقرر کرکے پولینڈ پر سویٹ حکمرانی مکمل کرلی گئی۔ پولینڈ میں روس دس سال پہلے بھی اپنی "امن پسندی" کا ثبوت دے چکا تھا۔ اور ۱۷ ستمبر ۱۹۳۹ء کو یعنی مشرقی پولینڈ میں سرخ فوج کے داخلہ سے ایک روز قبل روسی اخباروں میں یہ سرخی شائع ہوئی تھی:- "مولوٹوف نے دنیا بھر کی قوموں کو بتا دیا کہ سویٹ یونین جنگ میں بدستور غیر جانبدار ہے۔"

سرخ آزادی۔ روس کی جارحانہ کارروائی شروع ہونے کے دوسرے دن انہی اخباروں نے پولینڈ میں "سرخ سپاہ آزادی" کے داخلہ کا پرتپاک خیر مقدم کرتے ہوئے لکھا کہ روس نے یہ کارروائی کرکے "عالمی امن اور آزادی" کی خدمت کی ہے۔ اکتوبر میں روسیوں اور نازیوں نے آپس میں پولینڈ کی تقسیم مکمل کرلی۔ تو سویٹ اخبارات نے لکھا کہ "مشرقی یورپ میں اب امن قائم ہوگیا ہے۔"

مقبوضہ کشمیر ہندوستان کی نوآبادی ہے

ایک غیر جانبدار سیاح کے تاثرات

لنڈن کے مشہور اخبار اکانومسٹ کے نامہ نگار نے جو حال ہی میں مقبوضہ کشمیر کے دورہ پر گیا تھا کشمیر سے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جس میں اس نے بتایا ہے کہ:-

"اتوار کی شام کو مغل باغات میں جو لوگ گہرے سبز رنگ کی وردیاں پہنے گھومتے نظر آتے ہیں۔ اور جن کی موٹر گاڑیاں اس روز سڑکوں پر ادھر ادھر دوڑتی نظر آتی ہیں وہ ہندوستان کی اس فوج کے سپاہی ہیں جن کی تعداد ۳۰۰۰۰ ہے اور جن کی موجودگی بظاہر محسوس نہیں ہوتی لیکن ہندوستان اس فوج کو ہمیشہ ریاست میں متعین رکھتا ہے۔ عام کشمیری ہندوستان کے ان حکمران باشندوں سے نفرت کرتا ہے۔ اگر کوئی ہندوستانی مترجم نہ ہو تو کسی بھی کشمیری سے گفتگو کرکے دیکھئے آپ پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ عام کشمیری باشندہ یہ نہیں پسند کرتا کہ مقبوضہ کشمیر کی حکومت سے تنخواہ پانے والے نام نہاد امن فوج کے سپاہی اس پر حملہ اور کسی الزام کے بغیر اسے گرفتار کرکے اور بغیر مقدمہ چلائے نظر بند کردیں۔ کشمیریوں کے دل میں تنفر کا جذبہ کھول رہا ہے لیکن اس کا عملی مظاہرہ شاذ ہی ہو پاتا ہے۔ حقیقت میں کشمیر ہندوستان کی باقاعدہ نوآبادی ہے۔

موجودہ مسولینی

بخشی غلام محمد موجودہ کشمیر کا وزیر اعظم موجودہ زمانہ کا مسولینی معلوم ہوتا ہے اور اکثر اسی طرح گفتگو کرتا ہے۔ ابھی تک وہ بادشاہانہ لہجہ میں انتشار پسند عناصر کی شکایت کرتا ہے۔ لیکن بیشتر گفتگو سے کرتا اور پاکستان کو امریکہ کی سامراجی سازشوں کا گڑھ کہنا اس کی پرانی تقریروں کا ریکارڈ معلوم ہوتا ہے۔ دو سال قبل اس نے شیخ عبداللہ کے عہدہ پر قبضہ کیا تھا تو اس کے احساسات اس شخص کی مانند تھے جس نے اپنے دوست کی پیٹھ پر چھرا گھونپا ہو اور جسے یہ گمان نہ ہو کہ قدرت اس سے انتقام لے گی۔ مسٹر نہرو کا ضمیر اپنی اس حرکت پر ملامت کرتا ہوگا۔ مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد حزب مخالف بھی موجود ہے۔ اور اس میں عبداللہ کے وہ ساتھی بھی شامل ہیں جو خود اپنے عہد میں اتنے ہی سخت گیر تھے جتنے اس کے موجودہ آقا ہیں۔

خود شیخ عبداللہ دو سال سے نظر بند ہے اور اس پر کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ لیکن لوگ بھلا دیتے ہیں کہ عبداللہ وہی شخص ہے جس نے صرف ایک بار انتخاب کرائے تھے جس میں اس کے تمام حامی کسی مقابلہ کے بغیر ہی کامیاب ہوئے اور اس نے بھی احتیاطی نظربندی کا طریقہ کار زمانہ جنگ آزادی سے استعمال کیا تھا حقیقی آزادی سے بخشی اسے کام میں لا رہا ہے۔

بیہودہ دعویٰ

یہ امر ہندوستان کے اس دعویٰ کی قلعی کھولتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی نے جس میں عبداللہ نے اپنے آدمی بھر لئے تھے آزادانہ طور پر ہندوستان سے الحاق کے حق میں رائے دی تھی۔ پھر بھی اب تک بخشی کے کانوں میں عبداللہ کا یہ نعرہ گونجتا ہے کہ آزادی کو رہن رکھنے سے تو بہتر ہے کہ آدھی روٹی کھا لی جائے۔ اگر عبداللہ کا یہ نعرہ واقعی مخلصانہ تھا تو اس نے اسے دیر سے بلند کیا۔ اگر عبداللہ کے اس نعرہ کی آزمائش کا کوئی عملی طریقہ ہوتا تو غالباً بہت سے کشمیری اس کی حمایت کرتے۔ لیکن غالباً ایسا کوئی موقعہ نہیں ہے ہندوستان نے مقبوضہ کشمیر کو غلام رکھنے کا تہیہ کرلیا ہے۔ اور اگر اسے فوجوں کے ذریعہ اپنا ارادہ پورا کرنا ممکن نہ معلوم ہوا تو ریاست کے نظام رسل و رسائل کا مرکز اپنے علاقہ میں جوڑے گا اور اسے معاشی بندشوں میں جکڑ لے گا۔ پھر اس کے علاوہ ریاست میں ہندوستان کی تیس ہزار فوج بھی موجود ہے۔

(المصلح کراچی)

ہندوستان میں اعشاری نظام زر

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں ۱۹۵۷ء کی آخری سہ ماہی میں اعشاری نظام زر رائج کردیا جائے گا۔ نئے نظام زر کی اکائی کو "نیا پیسہ" کا نام دیا گیا ہے۔ ایک روپیہ میں سو نئے پیسے ہوں گے اور نظام زر کے یونٹ ایک پیسہ۔ ٹکہ۔ پانچ پیسے۔ دس پیسے۔ ۲۵ پیسے ۵۰ پیسے اور ایک روپیہ ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مراجعت پر
الفضل کا باتصویر خیر مقدم نمبر شائع ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ سے واپس تشریف آوری کے تاریخی اور بابرکت موقع پر روزنامہ الفضل کا ایک شاندار باتصویر خیر مقدم نمبر شائع ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ کوشش کی جارہی ہے کہ اس نمبر کو بزرگان سلسلہ و احباب کے اہم اور قیمتی مضامین کے علاوہ حضور کے اس سفر سے تعلق رکھنے والی نئی تاریخی تصاویر سے بھی اخبار کو مزین کیا جائے۔ اخبار کی ضخامت کم و بیش ۲۴ صفحات پر مشتمل ہوگی۔ اور قیمت ۴ ر فی پرچہ ہوگی۔

چونکہ حضور کی تشریف آوری اب بہت جلد متوقع ہے۔ اس لئے مضمون نگار احباب جلد سے جلد مضامین تحریر فرما کر ادارے کی معاونت فرمائیں۔ مشتہر احباب کو فوراً اس اہم اور تاریخی نمبر کے لئے اپنے اشتہارات بک کرا لینے چاہئیں۔ ورنہ تاخیر کی صورت میں ممکن ہے کہ دفتر تعمیل نہ کر سکے۔

ایجنٹ اصحاب بھی فوراً مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔ (مینیجر)

پاکستان وفاقی جمہوریہ ہوگا۔ دونوں حصوں کو مساوی حقوق ملیں گے

کراچی ۳ ستمبر۔ وزیر اعظم چودھری محمد علی نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان وفاقی جمہوریہ ہوگا اور قومی سالمیت اور ملکی استحکام کا خیال رکھتے ہوئے ملک کے دونوں حصوں کو مساوی حقوق دیئے جائیں گے وزیر اعظم نے کہا کہ دستور سازی کی طرف سب سے پہلے توجہ دی جائے گی اور ایک ایسا دستور تیار کیا جائے گا جو اسلامی نظریات کا حامل ہو اور ملک کے دونوں حصوں کی اکثریت کو قابل قبول ہو۔ آپ نے اعلان کیا کہ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے قومی منصوبہ تیار کرنے کی غرض سے سیاسی پارٹیوں اور آزاد کشمیر کے لیڈروں کی ایک کانفرنس طلب کی جائے گی +

دریائے سندھ میں سیلاب
صورت حالات نازک ہوگئی

حیدر آباد ۳ ستمبر۔ دریائے سندھ نے کھوٹ کے نزدیک ایک اور بند کو توڑ دیا ہے جس سے صوبہ میں صورت حال اور نازک ہوگئی ہے سیلاب نے قریباً ایک ہزار مربع میل رقبہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے

ضلع حیدر آباد کے شمالی علاقہ میں دریا کے ایک سو میل لمبے بند کو مضبوط بنانے کی کوشش کی جارہی ہے وزیر تعمیرات سندھ نے بتایا ہے کہ اگر انسانی کوشش دریائے سندھ کی لہروں پر قابو پانے میں ناکام رہیں تو صوبہ میں سیلاب کی حالت ابتر ہو جائے گی۔

درخواست دعاء

برادرم ملک سعید احمد خان صاحب اوورسیر کوئٹہ ایک عرصہ سے بخار حلق نزلہ و زکام بیمار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک محمد عبد اللہ)

حکومت اسرائیل جنگ بند کردیگی

یروشلم ۳ ستمبر۔ حکومت اسرائیل کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل نے فلسطین میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصروں کے چیف جنرل ایڈلسن برنز کی اس اپیل کو مشروط طور پر مان لیا ہے۔ کہ حکومت اسرائیل جنگ بند کردے جنرل برنز نے یہ اپیل کل صبح کی تھی

ترجمان نے مزید کہا ہے کہ اسرائیل نے جنرل برنز کو مطلع کیا ہے۔ کہ حکومت اسرائیل کی طرف سے کوئی فوجی اقدام نہیں کیا جائے گا۔ بشرطیکہ مصری فوجیں اسرائیلی سرحدوں پر حملے کرنے بند کردیں خواہ وہ کسی شکل میں ہوں نہ ہوں۔

پنجاب میڈیکل سکول سرگودھا منتقل ہو رہا ہے

سرگودھا ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے پنجاب میڈیکل سکول کو لاہور سے منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سکول کے پرنسپل ڈاکٹر عبد الحق پہلے ہی ضروری انتظامات کے سلسلے میں یہاں پہنچ گئے ہیں۔ سکول سول ہسپتال کی عمارت میں کھولا جائے گا۔ اور سول ہسپتال ڈسٹرکٹ ہسپتال کی تعمیر شدہ عمارت میں منتقل کیا جائے گا۔

مشرقی اور مغربی پنجاب کی نئی سرحد بندی

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ بھارت کے نائب وزیر امور خارجہ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ گذشتہ مئی میں مشرقی اور مغربی پنجاب کی سرحدات کے از سر نو تعین کے لئے جو معاہدہ ہوا تھا۔ ابھی تک حکومت پاکستان نے اس کی توثیق نہیں کی یہ مرحلہ طے ہوتے ہی سرحد بندی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ پنڈت نہرو نے مزید وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ تقسیم ملک کے بعد سرحد میں کوئی ردو بدل نہیں ہوا